

انتخابات ۲۰۲۳ء اور جماعت اسلامی کا منشور

پروفیسر خورشید احمد

جماعت اسلامی پاکستان محض ایک سیاسی جماعت نہیں۔ وہ پورے اسلامی نظام کو زندگی کے ہر شعبے میں قائم کرنے اور جاری و ساری رکھنے والی عالم گیر اسلامی تحریک کا حصہ اور روح رواں ہے۔ ۲۰۲۳ء کے دوران پاکستان میں صوبائی اور قومی انتخابات کے انعقاد پر مثبت اور منفی رویوں کے ماحول میں یہ اعزاز جماعت اسلامی کو حاصل ہو رہا ہے کہ اس نے اپنا منشور عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جماعت اسلامی پہلی جماعت ہے جس نے پوری ذمہ داری اور سنجیدگی سے یہ کام انجام دیا ہے۔ اس منشور میں تصویر پاکستان اور تعمیر و تشکیل پاکستان کا مکمل نقشہ موجود ہے۔

جماعت اسلامی کی اولین ترجیح ملک میں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ ہے جس کے لیے شریعت کے تمام احکام و اقدار کو ملک کی اجتماعی زندگی میں جاری و ساری کرنا اس کا ہدف ہے۔ اس کے ساتھ جماعت ملک میں جمہوری نظام قائم کرنا چاہتی ہے، اور خود دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بھی تقاضا یہی ہے، تاکہ اقتدار کا مرکز اور محور محض کوئی ذات یا طبقہ نہ ہو بلکہ عوام اس میں فیصلہ کن قوت کی حیثیت رکھیں۔ نیز جماعت اسلامی ایک حقیقی عوامی فلاحی ریاست و معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے، تاکہ غربت کا مکمل خاتمہ ہو اور ملک میں ایک فلاحی ریاست قائم ہو، جو سب کی حقیقی ضروریات کو مارکیٹ اور ریاست، دونوں کے ذریعے کے طور پر پورا کر سکے۔

جماعت اسلامی ملک میں انصاف کی مکمل حکمرانی کی داعی ہے، تاکہ ظلم و استحصال کی ہر شکل کا خاتمہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ جماعت چاہتی ہے کہ ملک کے تمام علاقوں

میں تعاون اور اشتراک کی فضا ہو، جس میں عوام اور عوامی و قومی ادارے ایک دوسرے کے لیے سہارا بنیں۔

جماعت اسلامی پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک ترقی یافتہ ملک بنانا چاہتی ہے، جس کے تمام علاقوں میں زرعی، صنعتی، تجارتی اور فنی، ٹکنالوجیکل ترقی جاری و ساری ہو، جس کے نتیجے میں ملک کے تمام علاقوں میں حقیقی خوش حالی رونما ہو سکے، اور ملک قرضوں کے جال سے نکل کر خود انحصاری کی بنیاد پر مسلسل ترقی کر سکے۔

نیز جماعت اسلامی ایک مکمل طور پر آزاد خارجہ پالیسی کی داعی ہے۔ وہ کسی بلاک کا حصہ بنے بغیر اور اپنی مکمل آزادی کے ساتھ، پاکستان کے تعلقات دُنیا کے ہر ملک سے برابری کی بنیاد پر استوار کرنا چاہتی ہے، تاکہ پاکستان اور دُنیا کے تمام انسانوں کے حقوق ادا ہو سکیں، اور ملک اور عالمی سطح پر عدل و انصاف اور حقوقِ انسانی کے مکمل تحفظ اور فلاح پر مبنی نظام قائم ہو سکے۔

یہی وہ مطلوبہ نظام کا نقشہ کار ہے، جو جماعت اسلامی پاکستان کے انتخابی منشور میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ نے بڑی محنت اور وژن کے ساتھ اپنا کام انجام دیا ہے، لیکن اب ضرورت ہے متعلقہ شعبہ جات اور میدانوں میں تحریکی کارکنوں اور ماہرین کی ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں، جو اُوپر بیان کردہ ہر معاملے پر مستقل و رنگ پیپر تیار کریں، اور جماعت کے مطلوبہ پاکستان کا ایک تفصیلی نقشہ کار فراہم کریں۔ یہ ایک جاری رکھے جانے والا کام ہے۔



جماعت اسلامی پاکستان کا وژن

- پاکستان کو اسلامی، جمہوری، خوش حال اور ترقی یافتہ ریاست بنانا،
- قرآن و سنت کی بالادستی،
- آئین، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی،
- پاکستان کے عوام کی خوش حالی و ترقی،

- خوش حال صوبے اور خوش حال معاشرہ،
- خواتین کو اسلامی حدود میں تعلیم و ترقی کے تمام مواقع فراہم کرنا،
- عالمی مالیاتی اداروں کے دباؤ سے آزاد غیر سودی مضبوط معیشت استوار کرنا،
- انصاف، امن، روزگار، تعلیم، علاج اور چھت سب کے لیے،
- قومی سلامتی، مضبوط دفاع اور آزاد خارجہ پالیسی،

۱- اسلامی پاکستان

- دستور پاکستان کے مطابق قرآن و سنت کی بالادستی قائم کی جائے گی۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کیا جائے گا۔ تاہم، توہین رسالت اور توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال کا تدارک کیا جائے گا۔
- بنیادی انسانی حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔
- خواتین کے شرعی اور قانونی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور خواتین کے معاشی، سیاسی اور سماجی استحصال کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔
- پارلیمنٹ کے ذریعے تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کیے جائیں گے۔
- 'اسلامی نظریاتی کونسل' کی تشکیل نو کی جائے گی اور کوئی قانون اس کی پیشگی سفارش کے بغیر پارلیمنٹ سے منظور نہ کیا جائے گا۔
- دستور پاکستان اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے مطابق سودی نظام معیشت کا مکمل خاتمہ کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- کھانا داروں کے ذمے کمرشل بنکوں کا سود ختم کرنے کے لیے پالیسی بنائی جائے گی۔
- یتیموں، معذوروں، بیواؤں اور بزرگ شہریوں کی خوراک، لباس، چھت، علاج اور تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔
- حصول رزق حلال کی ترغیب دی جائے گی اور حرام اور ناجائز دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام راستے بند کیے جائیں گے۔

- عوام الناس کو اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور رواداری کی تعلیم و ترغیب دی جائے گی۔
- فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے علمائے کرام کی مشاورت سے ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے گا۔
- دولت کی نمائش، جہیز، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسراف پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- گداگری کے سدباب کے لیے متبادل روزگار کا نظام بنایا جائے گا اور محنت سے کمانے کے لیے ہنرمند بنایا جائے گا۔
- فحاشی، عریانی، بدکاری کی وجوہ کے خاتمے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور اقدامات کیے جائیں گے۔
- پروٹوکول وی آئی پی کلچر کا خاتمہ اور سادگی کو رواج دینے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں ہر مسلمان بچے/بچی کے لیے ناظرہ و ترجمہ قرآن مجید سیکھنا لازمی ہوگا۔
- مساجد و مدارس کے ائمہ و مدرسین کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے گی۔
- مسجد کو کمیونٹی کا مرکز و محور بنایا جائے گا۔ نئی مساجد میں خواتین کے لیے الگ حصہ مختص کرنا ضروری ہوگا۔
- غیر مسلم پاکستانی برادری (اقلیتوں) کو اپنے مذہب کے مطابق تمام آزادیاں حاصل ہوں گی۔
- غیر مسلم پاکستانیوں اور تمام کمیونٹیوں کو وہ تمام آئینی، معاشی اور شہری حقوق حاصل ہوں گے، جو مسلم پاکستانیوں کو حاصل ہیں۔
- جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار چھٹی بحال کی جائے گی۔

۲۔ جمہوری پاکستان

مضبوط پارلیمان

- قائد اعظم اور علامہ اقبال کے تصورات کے مطابق آئین، جمہوریت اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے پارلیمنٹ کو بالادست بنایا جائے گا۔
- آئین اور پارلیمان کی عملاً بلا دستگی قائم کرنے کے لیے پارلیمنٹ (قومی اسمبلی اور سینیٹ) میں سنجیدہ، بامعنی اور باوقار ماحول بنایا جائے گا۔
- پارلیمانی نظام کو موثر و سیاسی خاندانوں کے مفادات اور جاگیر دارانہ سیاست سے آزاد کروایا

جائے گا۔

- پارلیمنٹ میں متوسط اور غریب طبقات کی قیادت سامنے لائی جائے گی۔
- ارکان پارلیمنٹ اور قانون سازوں کی استعداد کار بڑھانے کے لیے ایک 'تربیتی اکیڈمی' قائم کی جائے گی۔
- قانون سازی میں نادرہ قوتوں اور مخصوص غیر حکومتی تنظیموں کا اثر و رسوخ اور مداخلت روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
- تمام قومی و ریاستی اداروں کو اُن کے دائرہ کار تک محدود رکھنے اور ماورائے آئین اقدامات کی پیش بندی کی جائے گی۔

انتخابی اصلاحات

- آزادانہ، منصفانہ، غیر جانب دارانہ اور شفاف انتخابات کے انعقاد کے لیے سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے انتخابی نظام میں اصلاحات لائی جائیں گی۔
- متناسب نمائندگی کا طریق انتخاب اپنانے کے لیے قومی سیاسی جماعتوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی، تاکہ عوام کا ہر ووٹ ضائع ہونے سے بچایا جاسکے، اور ہر سیاسی جماعت کو حاصل شدہ ووٹوں کے تناسب سے قومی اسمبلی، سینیٹ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی مل سکے۔
- انتخابی عمل اور انتخابات میں سرمائے اور نادرہ قوتوں کا عمل دخل اور اثر و رسوخ ختم کیا جائے گا۔
- بااثر انتخابی شخصیات کی بلیک میلنگ اور ہارس ٹریڈنگ ختم کی جائے گی۔
- قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کی اہلیت، دیانت اور شہرت جانچنے کے لیے ایک آزاد، غیر جانب دار اور خود مختار کمیشن تشکیل دیا جائے گا، جو امیدواروں کی آئین کے آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ کے مطابق جانچ پڑتال کرے گا۔
- ایکشن کمیشن آف پاکستان کو انتظامی، مالی اور عدالتی خود مختاری دی جائے گی۔
- حلقہ بندیوں، انتخابی فہرستوں، انتخابی عملے کی تربیت و تعیناتی کے لیے آئین کے مطابق واضح قواعد و ضوابط بنائے جائیں گے۔

- تمام شعبوں کے باصلاحیت افراد کی اسمبلیوں میں موجودگی کے لیے سیاسی، دینی اور پارلیمانی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق اور پارلیمنٹ میں نمائندگی دی جائے گی۔

آئینی اصلاحات

- اُردو کو سرکاری زبان اور بنیادی تعلیم کا ذریعہ بنایا جائے گا [جب کہ صوبائی اور علاقائی زبانوں کی ترویج اور ترقی کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں گے]۔
- اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات اُردو اور انگریزی میں ہوں گے۔
- آئین کے مطابق بلا امتیاز اور بے لاگ احتساب کے لیے موثر احتسابی نظام قائم کیا جائے گا۔
- ’قومی احتساب بیورو‘ کو متوازی عدالتی نظام بنانے کے بجائے اعلیٰ عدلیہ کے ماتحت لایا جائے گا۔
- وی آئی پی کلچر اور غیر ضروری پروٹوکول کے خاتمے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔

- پارلیمنٹ میں بیرونی دباؤ کے نتیجے میں کی جانے والی قانون سازی پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- انتظامی اور مالی اختیارات کی پختی سطح (بلدیات اور مقامی حکومتوں) تک منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگی اور تشدد کے سدباب کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ماتحت عدلیہ میں اچھی کارکردگی، تجربہ اور شہرت کے حامل ججوں اور وکلاء کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں جج مقرر کیا جائے گا۔

- آئین کی تمام دفعات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے طریق کار وضع کیا جائے گا۔
- وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے حتمی ہوں گے اور اسے بدنیٹی سے چیلنج نہ کیا جاسکے گا۔

بلدیاتی ادارے مضبوط

- بلدیاتی انتخابات اور مقامی حکومتوں کے تحفظ کے لیے سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے آئین میں ایک نیا باب اور شیڈول شامل کیا جائے گا۔
- صوبائی مالیاتی کمیشن کے ذریعے مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات منتقل کیے جائیں گے۔

- بلدیاتی اداروں کو مالی اور انتظامی خود مختاری دی جائے گی۔
- بلدیاتی اداروں کو وفاقی اور صوبائی ترقیاتی فنڈز کی براہ راست منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کی معطلی اور بالائی حکومتوں کی مداخلت کے سدباب کا مؤثر انتظام کیا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کے تحت مقامی سطح پر مؤثر مصالحتی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

آزاد میڈیا

- آزادی اظہار رائے کو بنیادی انسانی حق تسلیم کرنے کے قانون کو مؤثر بنایا جائے گا۔
- میڈیا کو ناجائز حکومتی اور غیر حکومتی دباؤ سے آزاد رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- میڈیا میں کام کرنے والے تمام ملازمین کو بلا امتیاز تحفظ دیا جائے گا۔
- جعلی خبروں کی روک تھام کے لیے صحافتی انجمنوں سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- قومی سلامتی سے متعلق حساس معاملات کے حوالے سے صحافیوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔
- میڈیا کو اسلامی تہذیب و ثقافت کا علم بردار بنانے کے لیے ترغیب دی جائے گی۔ مغربی اور بھارتی تہذیب و ثقافت کے حملوں کو روکا جائے گا۔
- عریانی، فحاشی اور خراب اخلاق پر وگراموں، ڈراموں اور اشتہاروں کی روک تھام کے لیے سیاسی و دینی جماعتوں، میڈیا، جیمر اور وزارت اطلاعات و نشریات کی مشاورت کے ساتھ ضابطہ اخلاق بنایا جائے گا اور قوانین پر عمل درآمد کرایا جائے گا۔
- نئی نسل کی نظریاتی، علمی و اخلاقی تربیت کے لیے انفارمیشن ٹکنالوجی کے ماہرین کی مشاورت سے ڈیجیٹل میڈیا پالیسی بنائی جائے گی۔

۳۔ مضبوط معیشت اور گورننس

جوہری اقدامات

- سیاسی جماعتوں، ماہرین معاشیات اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے 'بیٹاق معیشت' تیار کیا جائے گا۔

- پاکستان کا طویل المیعاد معاشی منصوبہ پاکستان وژن ۲۰۵۰ء تیار کیا جائے گا۔
- سودی معیشت اور سودی بیکاری کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- معیشت کی بنیاد حلال آمدن اور بہترین مالی نظم و نسق پر ہوگی۔
- حکومتی تعینات کالج ختم کیا جائے گا اور سادہ طرز حکمرانی متعارف کروایا جائے گا۔
- ناجائز منافع خور مافیاز اور کارٹیلز کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- اشیائے خورد و نوش اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں استحکام لایا جائے گا۔
- وفاق اور صوبوں میں ٹیکس اصلاحات متعارف کرائی جائیں گی اور جنرل سیلز ٹیکس کو پانچ فی صد سے کم کیا جائے گا۔
- سرکاری اہل کاروں کی بے جا مداخلت سے بچنے کے لیے ون ونڈو بزنس پراجیکٹ قائم کیا جائے گا۔
- اندرون و بیرون ملک سے ترسیلات زر پر بینک فیس کم کی جائے گی۔
- دولت اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا اور مختلف طبقوں کے مابین غیر معمولی معاشی تفاوت کم کیا جائے گا۔
- غربت کے خاتمے کے لیے ۱۰ کروڑ عوام سے زکوٰۃ و عشر اکٹھا کیا جائے گا، جس سے ہر غریب گھرانے کی اندازاً اڑھائی لاکھ روپے سالانہ مدد کی جاسکے گی۔
- زرعی بنیاد پر صنعتوں، گھریلو صنعتوں اور چھوٹی و درمیانی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے مراعات کا خصوصی پیکج تیار کیا جائے گا۔
- عالمی بینک، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور اندرونی و بیرونی قرضوں سے نجات کے لیے جامع حکمت عملی تیار کی جائے گی۔
- بیرون ملک پاکستانیوں کو ترقیاتی منصوبوں میں حصہ دار بنانے کے لیے سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- برآمدات میں اضافے کو فروغ دیا جائے گا اور غیر ضروری درآمدات کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- درآمد کیے جانے والے خام مال کو ملک کے اندر ہی بنانے والی انڈسٹری کو ۱۰ سال کے لیے خصوصی ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔

- زر مبادلہ میں ادائیگی کی شرط پر سمندر پار پاکستانیوں کو سرکاری قیمتی کمرشل اراضی پر کشش قیمت پر خریدنے کی پیشکش کی جائے گی۔
- بنیادی، نفع بخش اور زر مبادلہ بچانے والی فصلوں اور صنعتی پیداواری علاقوں میں دس سال کے لیے ٹیکس فری انڈسٹریل زونز قائم کیے جائیں گے، جہاں برآمدات کے لیے ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس تیار ہوں گی۔
- سیٹھ بینک آف پاکستان ایکٹ پر نظر ثانی کر کے ”گورنر بینک دولت پاکستان“ کو پارلیمنٹ اور حکومت کے سامنے جواب دہ بنایا جائے گا۔
- ملازمت کے بجائے ذاتی کاروبار کرنے کی تربیت دی جائے گی اور چھوٹا کاروبار معاشی بہار، مہم شروع کی جائے گی۔
- آئی ٹی، میٹ، ایکسپورٹ اور زرعی ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس سیکٹر کو انڈسٹری کا درجہ دیا جائے گا۔

قومی آمدن میں اضافہ

- سرمایہ داروں، جاگیرداروں، صنعت کاروں اور مال دار ترین اشرافیہ سے اُن کی آمدن کے تناسب سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ، جب کہ ٹیکسوں کی شرح میں کمی کی جائے گی۔
- براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کا منصفانہ تناسب مقرر کیا جائے گا۔
- فکس ٹیکس اسکیم کے اجرا کا جائزہ لیا جائے گا اور اگر یہ قابل عمل ہو تو اسے نافذ کیا جائے گا۔
- معیشت کو دستاویزی بنانے کے لیے پُرکشش اسکیم شروع کی جائے گی اور ریونیوریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا بیس میں منتقل کیا جائے گا۔
- پاکستانی روپے کے استحکام کے لیے منی لائڈ رنگ اور سٹہ بازی کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں گے۔
- سالانہ معاشی شرح نمو کو آبادی میں سالانہ اضافے سے کم از کم دوگنا کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- زرعی ٹیکس بتدریج نافذ کیا جائے گا، جب کہ ای آبیانہ اور ای مالیہ سکیموں کا اجرا کیا جائے گا۔

□ ٹیکس افسران کے اختیارات پر نظر ثانی کی جائے گی۔

حکومتی اخراجات میں کمی

□ غیر ترقیاتی اخراجات میں ۳۰ فی صد کمی کی جائے گی۔

□ غیر ضروری سرکاری اخراجات ختم کیے جائیں گے۔ سرکاری اداروں میں اسراف کا خاتمہ اور سادگی و قناعت کی روش اختیار کی جائے گی۔

□ پاکستان سٹیٹیل ملز، پاکستان ریلویز اور پی آئی اے سمیت قومی اداروں کے فروخت یا نج کاری کے بجائے انھیں منافع بخش ادارے بنانے کے لیے اہل انتظامیہ کا تقرر کیا جائے گا۔

□ صدر، وزیر اعظم، وزراء اعلیٰ، وفاقی و صوبائی وزراء، سپیکر قومی و صوبائی اسمبلی، چیئر مین سینیٹ، چیف جسٹس، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے حاضر سروس ججوں، اعلیٰ سول اور فوجی افسران کو قیمتی لگژری گاڑیوں اور مفت پٹرول کی سہولت ختم کی جائے گی۔

□ سابق وفاقی و صوبائی وزراء کرام، ریٹائرڈ افسروں، بیوروکریٹس، ججوں اور جرنیلوں کو سرکاری گاڑیاں اور مفت پٹرول کی سہولیات واپس لی جائیں گی۔

□ سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور مال دار ترین اشرافیہ کو حاصل ٹیکس چھوٹ ختم کی جائے گی، جس سے ۲۰۰ ارب روپے سالانہ بچت ہوگی۔

□ ارکان پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی جائے گی۔

□ سرکاری دفاتر کو متبادل بجلی (سولر) پر منتقل کیا جائے گا، جس سے بجلی اور سرکاری اخراجات میں کمی آئے گی۔

□ اعلیٰ حکومتی عہدے دارن اور ملازمین میں سادگی کو رواج دیا جائے گا۔

□ سرکاری ملازمین کی پنشن سے سرمایہ کاری کی جائے گی، جس سے سرکاری خزانہ کا بوجھ کم ہوگا۔

قرضوں سے نجات

□ تمام اندرونی و بیرونی قرضوں کو بتدریج ختم کرنے کے ساتھ ساتھ خود انحصاری پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

- بیرونی و مقامی قرضوں کی جلد ادائیگی کا شیڈول اور طریق کار وضع کیا جائے گا۔
- مہنگی گاڑیوں، زیبائش اور غیر ضروری تعیشاتی اشیاء کی درآمد بند کر کے قیمتی زر مبادلہ بچایا جائے گا۔

توانائی پالیسی

- بجلی پیدا کرنے والی بین الاقوامی کمپنیوں کے ساتھ منگے معاہدوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- بہترین مالی نظم و ضبط سے گزشتہ قرضوں اور لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- سرکاری، کاروباری اور خوشی کی تقریبات دن کی روشنی میں کرنے کی پالیسی اپنائی جائے گی۔
- بجلی اور گیس کے رائج الوقت نالمانہ سلیب ریٹ ختم کریں گے۔
- لوڈ شیڈنگ اور لائن لاسز سمیت بجلی کی ترسیل و تقسیم کے نظام میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے گا۔
- توانائی کے سستے متبادل ذرائع تلاش کیے جائیں گے۔
- درآمدی ایندھن کی بجائے قدرتی اور قابل تجدید توانائی کو فروغ دیا جائے گا۔
- بھاشا اور اکھوڑی ڈیم سمیت تمام چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر پر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے گا۔
- ہائیڈرو پاور، شمسی توانائی کے پینل اور ونڈ ٹربائن کی تیاری میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے صنعت کاروں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- پاک ایران گیس پائپ لائن میں اپنے حصے کا کام جلد مکمل کریں گے۔
- ہوا سے توانائی (ونڈ انرجی) کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔
- بلوں کے ذریعے ریونیو اکٹھا کرنے کا نیا نظام متعارف کروایا جائے گا۔
- عالمی دباؤ نظر انداز کر کے تیل، گیس اور معدنیات کے نئے ذخائر تلاش کیے جائیں گے۔

ماحولیاتی و سیاحتی پالیسی

- شمالی علاقہ جات، اپر دیر، سوات، گلگت بلتستان، چترال نیز سندھ، بلوچستان، پنجاب اور آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات کو ترقی دی جائے گی۔
- سیاحت کے فروغ کے لیے شاہراہیں اور رابطہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی۔
- سیاحتی مقامات پر موجود مقامی آبادیوں اور مکینوں کی ترقی و خوش حالی کے لیے خصوصی منصوبہ بندی

کی جائے گی۔

- سیاحتی مقامات کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- سیاحتی علاقوں تک جدید ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔
- سیاحتی مقامات پر سیکیورٹی اور مناسب قیمتوں کے تعین و کنٹرول کا نظام قائم کیا جائے گا۔
- ہوٹل انڈسٹری کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- صوبہ خیبر پختونخوا میں سوات، چترال، دیر اور مانسہرہ، جب کہ صوبہ سندھ میں گورکھ پل، کو عالمی معیار کے سیاحتی مراکز بنایا جائے گا۔
- ماحولیاتی آلودگی کے سدباب، کنٹرول اور تحفظ ماحول کے لیے سخت قوانین سازی اور ان پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- گاڑیوں اور صنعتوں سے زہریلی گیسوں اور صنعتی فضلہ جات کو ٹھکانے لگانے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- الیکٹریک انجنوں والی گاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- نئے جنگلات لگانے کے لیے بڑے پیمانے پر شجر کاری مہمات چلائی جائیں گی اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے قوانین پر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- جنگلات کو آمدن میں اضافے کا ذریعہ بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔

احتساب سب کا

- سخت قوانین پر مشتمل 'احتسابی نظام' تشکیل دیا جائے گا تاکہ رشوت، کمیشن اور کلک بیکس سمیت ہر قسم کی بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے۔
- قومی احتساب بیورو (نیب) کا سربراہ ایسے فرد کو مقرر کیا جائے گا، جس کی قابلیت، اہلیت اور امانت و دیانت مسلمہ ہو۔
- نیب، ایف آئی اے سمیت تمام تفتیشی اداروں کی تنظیم نو کی جائے گی اور اس میں سیاسی مداخلت اور انتقامی کارروائیوں پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- پبلی بارگین ختم کی جائے گی، اور کرپشن ثابت ہونے پر مجرم کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کی

جائے گی۔

- لوٹی ہوئی قومی دولت قومی خزانے میں واپس لانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ہر قسم کے بدعنوان عناصر کو شرعی قوانین کے مطابق عبرت ناک سزائیں دی جائیں گی۔

۴- خوش حال اور ترقی یافتہ پاکستان

انصاف سب کے لیے

- عدالتی فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے اور کوئی عدالت قرآن و سنت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گی۔

- اعلیٰ عدلیہ اور وکلا کی مشاورت سے عدلیہ کے بروقت اور فوری فیصلوں کے لیے عدالتی نظام کی تنظیم نو کی جائے گی۔

- چٹائی سطح پر عدالتی نظام کی مکمل اصلاح کے لیے مؤثر و متحرک حکمت عملی وضع کی جائے گی۔

- بچیوں اور بچوں کو انصاف کی فوری فراہمی کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں گے۔

- عدالتی تحقیقات کا مؤثر نظام وضع کیا جائے گا۔

- دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے بالترتیب چھ اور تین ماہ کے اندر کیے جائیں گے۔

- عدلیہ کے موہاٹل یونٹس کے ذریعے دُور دراز علاقوں تک انصاف پہنچایا جائے گا۔

- عدالتی فیصلوں پر بروقت عمل درآمد کے لیے 'آن لائن مانیٹرنگ' کا نظام بنایا جائے گا۔

- فاسٹ ٹریک بزنس کورٹس قائم کی جائیں گی۔

آمن سب کے لیے

- پولیس سٹیشن کو خوف کے بجائے تحفظ کی آماجگاہ بنایا جائے گا۔

- جدید خطوط پر پولیس کی پیشہ وارانہ، دینی و اخلاقی تربیت کی جائے گی، جسے دیکھتے ہی شہریوں کو 'احساس تحفظ' ہوگا۔

- خواتین، بچوں اور بچیوں کی عزت و عصمت کی حفاظت کے لیے پولیس "ریپڈ ریسپانس یونٹ" قائم کیا جائے گا۔

- پولیس کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کر کے رشوت ستانی کو ختم کیا جائے گا۔
- رشوت ستانی میں ملوث سرکاری اہل کاروں کے خلاف فوری انضباطی کارروائی کی جائے گی اور ملوث اہل کاروں کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔
- ماورائے آئین گرفتاریوں، شہریوں کو جس بے جا میں رکھنے، جعلی پولیس مقابلوں، ماورائے عدالت قتل اور دورانِ حراست پولیس تشدد کا خاتمہ کیا جائے گا۔

تعلیم سب کے لیے

- تعلیم کو انسان کا بنیادی حق قرار دیا جائے گا۔
- مسلم و غیر مسلم، امیر و غریب اور شہری و دیہاتی کو بلا تفریق ہر سطح کی تعلیم کا موقع دیا جائے گا۔
- مختلف نظام ہائے تعلیم اور طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ کر کے پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم نافذ کیا جائے گا۔
- نصابِ تعلیم قرآن و سنت کے مطابق تیار کیا جائے گا۔
- آئینی ترمیم کے ذریعے تعلیم کے شعبہ کو وفاق کے تحت لاکرا اسلامی نظریہ حیات اور نظریہ پاکستان کو نصابِ تعلیم کا محور بنایا جائے گا۔
- فنی تعلیم، شہری شعور، روڈ سیفٹی، حفظانِ صحت اور کردار سازی کے موضوعات کو نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔
- تعلیمی اداروں میں بنیادی سطح پر بی انٹرپرائز اور شپ (کاروباری مہارت) کی تعلیم دی جائے گی۔
- شرح خواندگی کو سو فیصد کیا جائے گا اور میٹرک تک تعلیم مفت اور لازمی ہوگی۔
- تعلیمی ایمر جنسی نافذ کر کے ۲ کروڑ سے زائد بچوں اور بچیوں کو تعلیمی اداروں میں داخل کر کے زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا۔
- عربی، انگریزی اور دوسری عالمی زبانوں کو نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔
- جدید خطوط پر نظامِ تعلیم کو استوار کیا جائے گا اور تحقیق و تصنیف کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم لازمی ہوگی۔
- طلبہ اور طالبات کے لیے ۵۰ نئی یونیورسٹیاں اور ٹیکنیکل کالج بنائے جائیں گے۔

- طالبات کے لیے اعلیٰ معیاری تعلیمی ادارے قائم کر کے مخلوط نظامِ تعلیم کا خاتمہ کیا جائے گا اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔
- وزارت سائنس و ٹکنالوجی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اعلیٰ تعلیم کے لیے تحقیق و ترقی پر وگرام کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- بجٹ میں تعلیم کے لیے جی ڈی پی کا کم از کم ۵ فی صد مختص کیا جائے گا، اور اس میں بندرتجّ اضافہ کیا جائے گا۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو خصوصی احترام اور معقول تنخواہیں دی جائیں گی۔
- طلبہ و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بلا سود قرضے دیے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں منشیات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔

صحت سب کے لیے

- تمام ہسپتالوں میں ۲۴ گھنٹے آؤٹ ڈور علاج اور مفت ایمرجنسی سروس مہیا کی جائے گی۔
- شہری اور دیہی علاقوں میں خواتین کی زچگی اور حادثاتی طبی سہولیات کے لیے گھر کے قریب انتظام کیا جائے گا۔
- اندرون ملک معیاری اور سستی ادویات اور آلات کی تیاری کے لیے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔
- ادویات کی جنک (Generic) ناموں سے فروخت کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- مستحق افراد کا سرکاری سطح پر ڈیٹا میں تیار کر کے دل، گردہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی اور منشیات کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- تمام ہسپتالوں میں امراضِ دل، ذیابیطس، گردہ، جلد، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی، منشیات اور نفسیات کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تقرر کیا جائے گا۔
- اضلاع کی سطح تک 'برن یونٹس' قائم کیے جائیں گے۔
- ہر ڈاکٹر کو تعلیم کی تکمیل پر ملازمت فراہم کی جائے گی اور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے صحت کے سالانہ بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- وفاق و صوبوں کے سالانہ بجٹ میں شعبہ صحت عامہ میں ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے لیے

خصوصی بجٹ مختص کیا جائے گا۔

- ہر ہسپتال میں متبادل طریقہ علاج (ہومیوپیتھک، طب مشرق وغیرہ) کے الگ یونٹ قائم کیے جائیں گے، اور ان طریقہ ہائے علاج کی سرپرستی کی جائے گی۔
- موبائل ہیلتھ یونٹس کے ذریعے فوری علاج فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
- پانچ ہزار کی دیہی آبادی کے لیے ’رورل ہیلتھ ڈسپنری‘ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- اتفاقی حادثات میں زخمیوں کی جان بچانے کے لیے نیشنل ہائی ویز پر ہر ۵۰ کلومیٹر کے بعد اور موٹو ویز کے ہر انٹرنیٹ پراویڈر جنسی ٹراماسٹرز قائم کیے جائیں گے۔
- زخمیوں کی فوری طبی امداد کے لیے ایمرجنسی ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے گی۔
- بوڑھوں اور معذوروں کے علاج کے لیے ہر بڑے ہسپتال میں خصوصی ڈیسک اور سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔
- پیرامیڈیکل سٹاف کی جدید طرز پر پیشہ وارانہ اور اخلاقی تربیت کی جائے گی۔
- وبائی امراض سے بچاؤ اور علاج کے لیے بڑے ہسپتالوں میں خصوصی سنٹر اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- مریضوں کی نجی ہسپتالوں سے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں منتقلی کے لیے ان ہسپتالوں کے درمیان سہولت وہم آہنگی کے لیے قانونی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ہر خاندان میں ماں اور بچے کی صحت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا شعور پیدا کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔
- یونیورسل ہیلتھ کیئر کے عملی نفاذ کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔

چھت سب کے لیے

- بے آباد زمینوں کو آباد کرنے کی شرط پر مستحق افراد میں زمین تقسیم کی جائے گی۔
- کم آمدن والے افراد کو سستی زمین خریدنے اور مکانات کی تعمیر کے لیے آسان اقساط پر بلا سود قرضے دیے جائیں گے۔